ہفتہ وار رسالہ: 245
WEEKLY BOOKLET-245

ماہنامہ ”فیضانِ مدینہ“ کے بیک ٹائٹل پر آنے والے مضامین

امیرِ اہلِ سنّت کی باتیں

صفحات 14

- بڑے بول مت بولیے 01
- میں اخبار پڑھنے سے کیوں بچتا ہوں؟ 04
- کتاب لکھنے کی احتیاطیں 08
- دعوتِ اسلامی کا کیا ہوگا! 10

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ رسالہ امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کی حکمت بھری باتوں پر مشتمل مضامین سے تیار کیا گیا ہے۔

امیرِ اہلِ سنّت کی باتیں

دُعائے جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت: یا اللہ پاک! جو کوئی 14 صفحات کا رسالہ ”امیرِ اہلِ سنّت کی باتیں“ پڑھ یا سُن لے اُسے اپنے نیک بندوں کے نقشِ قدم پر چلا۔
اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

ایک صوفی بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے مِسْطَاح نامی ایک شخص کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا: ”اللہ پاک نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟“ بولا: ”اللہ کریم نے مجھے بخش دیا۔“ میں نے وجہ پوچھی تو اس نے بتایا: ”ایک بار میں نے حدیثِ پاک کے ایک بہت بڑے عالم سے عرض کی کہ مجھے کوئی حدیثِ پاک سند کے ساتھ لکھوا دیجئے۔ چنانچہ حدیث لکھواتے ہوئے جب سیِّدِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مبارک نام آیا تو مُحدِّث صاحب نے دُرودِ پاک پڑھا، انہیں دیکھ کر میں نے بھی بلند آواز سے دُرودِ پاک پڑھا، جب وہاں بیٹھے ہوئے لوگوں نے سنا تو انہوں نے بھی دُرود پڑھا جس کی برکت سے اللہ پاک نے ہم سب کو بخش دیا۔“ (القربۃ لابن بشکوال، حدیث: 63، ص66)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

بڑے بول مت بولئے

از: امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

www.dawateislami.net

حضرتِ عُمر بن عبدُ العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے بیٹے عبدُ الملک کو نصیحت بھرا ایک خط روانہ فرمایا جس میں ایک نصیحت یہ بھی تھی: "اپنی گفتگو کے ذریعے فخر کرنے یعنی بڑے بول بولنے اور خود پسندی سے بچتے رہو۔" (حلیۃ الاولیاء، 5/310)

اے عاشقانِ رسول! ہم سے جو بھی اچھا کام ہوتا ہے وہ صرف اللہ پاک کی رحمت اور اس کے فضل ہی سے ہوتا ہے، اس میں ہمارا اپنا کوئی کمال نہیں ہوتا، مگر بعض لوگ مختلف مواقع پر فخریہ باتیں کرتے اور اپنے بارے میں بڑے بول بولتے نہیں تھکتے۔ مثلاً "ہم نے جو دین کا کام کیا ہے ایسا کبھی کسی نے نہیں کیا، میں نے جو کتاب لکھی ہے ایسی کتاب کبھی کسی نے نہیں لکھی یا ایسی کتاب کوئی لکھ کر تو دکھائے، میرے بیان کے دوران تو ایک آدمی بھی اُٹھ کر نہیں جاتا، اس کے کام کی ہمارے کام کے آگے کوئی حیثیت ہی نہیں! میرے علم کے آگے فلاں کے علم کی حیثیت ہی کیا ہے؟ وہ تو ابھی بچہ ہے، ہم تو اس میدان کے پُرانے کھلاڑی ہیں وغیرہ" اس طرح کے کئی بڑے بول ہمارے ہاں عام طور پر لوگ بول دیتے ہیں جو کہ انہیں نہیں بولنے چاہئیں، یاد رہے کہ تکبُّر کے مختلف اسباب اور انداز وغیرہ حُجّۃُ الْاِسلام حضرت امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی کتاب "اِحیاءُ العُلوم" میں بیان فرمائے ہیں، چنانچہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ زبان کے ذریعے تکبُّر کے تحت لکھتے ہیں: "مثلاً ایک عبادت گزار فخر کے طور پر اور دیگر عبادت گزار لوگوں کے بارے میں زبان درازی کرتے اور ان کی عیب جوئی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ فلاں عبادت گزار ہے کون؟ اس کا عمل کیا ہے؟ اسے بُزُرگی کہاں سے ملی؟ میں نے اِتنے عرصے سے نَفْل روزہ نہیں چھوڑا، نہ عبادت کے سبب راتوں کو سویا، روزانہ ایک مرتبہ قرآنِ کریم ختم کرتا ہوں

www.dawateislami.net

جبکہ فُلاں شخص سَحَری تک سویا رہتا ہے اور تلاوتِ قرآن بھی زیادہ نہیں کرتا۔ فلاں آدمی نے مجھے تکلیف دینا چاہی تو اس کا بیٹا مر گیا یا مال لُٹ گیا یا وہ بیمار ہو گیا وغیرہ، اس طرح دَبے لفظوں میں اپنی کرامت کا بھی دعویٰ کر رہا ہوتا ہے، یوں ہی ایک عالِم فخر کرتے ہوئے کہتا ہے: میں مختلف فُنُون کا جامع ہوں، حقائق سے آگاہ ہوں، میں نے مشائخِ کِرام میں سے فلاں فلاں کو دیکھا ہے، لہٰذا تُو کون ہے؟ تیری فضیلت اور تیری اوقات ہی کیا ہے؟ تو نے کس سے ملاقات کی ہے اور کس سے حدیث کی سماعت کی ہے؟ یہ تمام باتیں وہ اس لئے کرتا ہے کہ سامنے والے کو حقیر اور خود کو عظیم قرار دے۔" (احیاء العلوم، 3/430 ملخصا)

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ "وہ اس طرح کہتے ہیں کہ اپنا مرید ہے، میرا شاگرد ہے۔" مجھے (یعنی سگِ مدینہ کو) یہ بھی اچھا نہیں لگتا۔ ہاں ضرورتاً بولنا الگ بات ہے یا پھر اگر کوئی بہت ہی پہنچی ہوئی ہستی ہو جیسا کہ میرے مرشدِ کریم غوثِ پاک حضرتِ شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کہ انہوں نے فرمایا: "مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ یعنی میرے مُرِید مَت خوف کر، اللہ پاک میرا رب ہے۔" (مدنی پنج سورہ، قصیدۂ غوثیہ، ص264) تو یہ ان کو جَچتا ہے، ان کا اس طرح کی بات کرنا کوئی معیوب نہیں ہے۔ بعض لوگ کسی کو دُعا دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ "جا بچّہ! جا بیٹا! جا بھائی! میری دعا تیرے ساتھ ہے،" مجھے تو یہ جملے بولنا بھی کچھ مناسب نہیں لگتے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ اس طرح بولنے کی میری عادت نہیں ہے۔ اگر کسی کو دعا دینی بھی ہے تو یوں کہنا چاہئے کہ اللہ کریم آسانی کرے، اللہ خیر کرے، اِن شاءَ اللہ سب بہتر ہو جائے گا۔ البتہ یہ کہنا کہ "میری ماں کی دعا میرے ساتھ ہے" یہ الگ چیز ہے، اس میں حرج نہیں۔ اللہ کریم ہمیں دیگر گناہوں کے ساتھ ساتھ زبان کی آفتوں سے بھی محفوظ فرمائے۔

www.dawateislami.net

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم۔(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، فروری 2022ء)[1]

میں اخبار پڑھنے سے کیوں بچتا ہوں؟

ایک مرتبہ کسی نے مجھے ایک پمفلٹ دیا جس میں کسی کی طرف کچھ عُیُوب منسوب کئے گئے تھے۔ میں نے وہ پمفلٹ پڑھے بغیر جیب میں رکھ لیا اور اس طرح غور کرنے لگا کہ اگر میں اس پمفلٹ کو پڑھوں گا تو کہیں گناہ تو نہیں ملے گا؟ پھر میں نے پمفلٹ دینے والے کی توجُّہ اِس پہلو کی طرف کرنے کے لئے اُن سے پوچھا کہ اس کو پڑھنے میں کتنی نیکیاں ملیں گی؟ اس نے جواب دیا: نیکی تو کوئی نہیں ملے گی۔ میں نے کہا کہ جس کے بارے میں یہ پمفلٹ ہے اگر اُسے یہ معلوم ہو جائے کہ آپ نے مجھے یہ پمفلٹ دیا اور میں نے اِسے پڑھا تو وہ خوش ہو گا یا ناراض؟ اس نے جواب دیا: ناراض۔ میں نے کہا کہ جس پمفلٹ کے پڑھنے میں نقصان ہی نقصان ہو تو اسے پڑھنا ہی نہیں چاہئے لہٰذا میں نے وہ پمفلٹ ضائع کر دیا۔ اے عاشقانِ رسول! جس طرح کسی مسلمان میں پائی جانے والی بُرائیوں کا پیٹھ پیچھے تذکرہ کرنا غیبت جبکہ اس کے اندر ان بُرائیوں کے نہ پائے جانے کی صورت میں بیان کرنا بُہتان کہلاتا ہے ایسے ہی لکھ کر چھاپنے کا بھی مُعاملہ ہے۔ بِلا اجازتِ شَرعی مسلمان کی کِردار کُشی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، چاہے وہ زبان سے بول کر ہو، اَخبار کے ذریعے ہو یا پمفلٹ کی صورت میں۔ جو اَحکام زبان سے کہنے کے ہیں وہی قلم سے لکھنے کے بھی ہیں۔ جیسا کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اَلْقَلَمُ اَحَدُ اللِّسَانَیْن (قلم بھی ایک زَبان ہے۔) جو زَبان سے کہے پر

---

[1] ... یہ مضمون 4 رَجَبُ المُرجب 1441ھ مطابق 28 فروری 2020ء کو عشا کی نماز کے بعد ہونے والے مدنی مذاکرے کی مدد سے تیار کر کے امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ سے نوک پلک سنوار کر پیش کیا گیا ہے۔

www.dawateislami.net

اَحکام ہیں وُہی قلم پر (بھی ہیں)۔(فتاویٰ رضویہ،14/607) لہٰذا ایسے اَخبارات، اِشتہارات اور پمفلٹس جو مسلمانوں کے عُیُوب و نَقائص پر مشتمل ہوں ان کے پڑھنے اور سننے سے اپنے آپ کو بچایئے۔ میری معلومات کے مطابق فی زمانہ تقریباً اَخبارات بے پردہ عورتوں کی تَصاویر اور گناہوں بھری تحریرات سے پُر ہوتے ہیں۔ آج کل شاید ہی کوئی اَخبار ایسا ہو جس میں مسلمان کی عزّت کا تحفُّظ ہو، کبھی کوئی مسلمان وزیرِ اعظم ہَدَفِ تنقید ہوتا ہے تو کبھی صَدر، کبھی وزیرِ اعلیٰ کی شامت آتی ہے تو کبھی گورنر کی، اَلغرض سیاستدان ہو یا عام مسلمان اَخبارات میں عموماً سب کی عزّت کی دَھجیاں اُڑائی جاتی ہیں، بِالخُصوص الیکشن کے دِنوں میں کچھ لوگ تُہمتوں اور غیبتوں سے بھرپور بیانات داغتے، اَخبارات میں چھاپتے اور خوب کیچڑ اُچھالتے ہیں۔ ایسی صورتِ حال میں اپنے آپ کو گناہوں سے بچانا اِنتہائی دُشوار ہوتا ہے۔ انہی وُجُوہات کی بنا پر میں اَخبارات، غیر شرعی اِشتہارات اور گناہوں بھرے پمفلٹس پڑھنے سے بچتا ہوں۔ ہاں! اگر کسی کی بُرائی سے دوسروں کو نقصان پہنچنے کا اَندیشہ ہو تو شرعی اجازت اور اچھی نیّتوں کے ساتھ لوگوں کو اس کے نقصان سے بچانے کے لئے گفتگو یا تحریر وغیرہ میں بَقَدرِ ضَرورت صِرف اُسی بُرائی کا تذکرہ کیا جا سکتا ہے۔ اے کاش! ہر مسلمان اپنے عیبوں پر نظر رکھے، دوسروں کے عُیُوب بیان کرنے یا لکھ کر چھاپنے کے بجائے ڈھانپنے کی کوشش کرتے ہوئے ان کی جان و مال اور عزّت کا مُحافظ بن جائے۔

اللہ پاک ہمیں دوسروں کے عیبوں پر نظر رکھنے کے بجائے اپنے عیبوں کو تلاش کر کر کے اُنہیں دور کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّین صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم (ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیع الآخر 1442ھ)[1]

1 ...یہ مضمون رِسالہ: فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط:33) "بُرائی کا بدلہ اچھائی کے ساتھ دیجیے" کی مدد سے تیار کر کے

www.dawateislami.net

عطّاریوں کے لئے بشارت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم،اَمَّا بَعْد

اَلْحَمْدُلِلّٰہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے، اپنے دل میں پیارے محبوب کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت کے چشمے پھوٹتے محسوس کئے ہیں۔ عشقِ رسول کا جام مجھے میرے غوثِ پاک نے پلایا، میرے اعلیٰ حضرت نے پلایا رحمۃُ اللہِ علیہما۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ مجھ پر یہ خُصُوصی فیضان ہے کہ مجھے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے، انبیاء کرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام سے، تمام صحابۂ کرام سے، تمام اہلِ بیتِ اَطہار خُصوصاً شُہَدائے کربلا سے بڑا پیار ہے رضی اللہُ عنہم اجمعین، اولیاءِ کرام رحمۃُ اللہِ علیہم سے بڑی محبت ہے خصوصاً غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ سے میں بڑی عقیدت رکھتا ہوں، اللہ پاک کی رحمت سے ساداتِ کرام کا احترام میں اپنی نَس نَس میں پاتا ہوں اور میں اُمید کرتا ہوں کہ اِن شاءَ اللہ جو میرے ذریعے غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کا مُرید ہو گا، عطاری بنے گا، اِن شاءَ اللہ وہ کبھی بھی، کبھی بھی، کبھی بھی میٹھے میٹھے آقا، محمدِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم، تمام انبیاءِ کرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام، تمام اہلِ بیتِ اَطہار بشُمول مولا مُشکِل کُشا علیُّ المُرتضٰی، شیرِ خُدا اور حَسنینِ کریمَین اور تمام صحابۂ کرام بشُمول حضرتِ امیر مُعاوِیہ رضی اللہُ عنہم اجمعین، ان پاک ہستیوں سے غداری نہیں کر سکتا بلکہ جو کسی دوسرے جامع شرائط شیخ کا مُرید ہو گا اور میرے سلسلے میں طالب ہو گا، اِن شاءَ اللہ وہ بھی ان پاک ہستیوں کا کبھی بھی باغی نہیں بنے گا۔

دعائے عطار: یااللہ پاک! میرے کہے کی لاج رکھ لے، میرے مولیٰ 25 رمضان المبارک 1439 ہجری کو میں نے حُسنِ ظن کی بنا پر یہ چند کلمات نگرانِ شوریٰ حاجی عمران

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ سے مزید مشورے لے کر پیش کیا جارہا ہے۔

www.dawateislami.net

عطاری کے مطالبے پر عرض کئے ہیں، اے اللہ! میری لاج رکھ لے کہ ایسا ہی ہو، ہم عمر بھر انبیاءِ کرام علیہمُ السّلام کی، صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کی، اولیاءِ کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی محبتوں کا دَم بھرتے رہیں، سرکارِ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کے گُن گاتے رہیں اسی پر ہمارا خاتمہ ایمان کے ساتھ ہو۔اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالقعدۃالحرام1439ھ)

امیرِ اَہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کتابیں کیسے لکھتے ہیں؟

ایک مدنی مذاکرے میں سِڈنی آسٹریلیا سے ایک بچے "عبدُاللہ عطاری" نے سوشل میڈیا کے ذریعے شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ سے سُوال کیا کہ آپ نے (600 صفحات کی) کتاب "فیضانِ نماز" لکھی تو کیا اس کے لکھنے سے آپ کے ہاتھوں میں درد نہیں ہوا؟

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے اس کے جواب میں جو کچھ ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ عام طور پر کتاب ایک گھنٹے یا ایک دن میں نہیں لکھی جاتی اور نہ ہی مسلسل لکھتے رہنے کی ترکیب ہوتی ہے، اب تو کمپوزنگ کا دور ہے، مجھے کتاب کی کمپوزنگ نہیں آتی، دعوتِ اسلامی کی "مجلس المدینۃُ العلمیہ" کی جانب سے کافی مواد کمپوز شُدہ بھی مل جاتا ہے، کچھ مشورے دے کر منگوانا بھی پڑتا ہے، کچھ کتابوں سے نکال کر کمپوز کروانا بھی پڑتا ہے، جگہ بہ جگہ قلم بھی چلانا پڑتا ہے، کام کے دوران بیچ میں Gaps (وقفے) بھی آتے رہتے ہیں اس لئے ہاتھوں میں درد رہنا ضروری نہیں۔تاہم اب کی بار میرے ساتھ ایسا معاملہ ہوا کہ بسا اوقات قلم پکڑنے سے میرے ہاتھ کی انگلیاں اکڑ جاتی تھیں، تو میں نے حکیم صاحب کا بتایا ہوا اعلاج کیا، جس سے اَلحمدُ لِلّٰہ میری انگلیاں ٹھیک ہوگئیں۔اب بھی کچھ نہ کچھ لکھنے کا

کام تو کر رہا ہوں مگر اَلحمدُ لِلّٰہ کئی روز سے میری انگلیاں اَکڑی نہیں، مگر ظاہر ہے کہ کام کرتے کرتے کبھی آدمی کو تکلیف ہو بھی سکتی ہے۔ نیز لکھنا ایک دِماغی کام بھی ہے، لکھتے ہوئے کبھی دِماغ بھی تھکن کا شِکار ہو جاتا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! جو مجھ سے محبت کرتے ہیں، آپ غور فرمایئے کہ کتابیں کتنی محنت سے لکھی جاتی ہیں، مگر آپ میں سے کئی وہ ہوں گے کہ جو مکتبۃُ المدینہ کی کتب و رَسائل کو پڑھنا تو دُور کی بات انہیں کھول کر بھی نہیں دیکھتے ہوں گے! آپ لوگوں کو مجھ پر ان معنوں میں رحم کرنا اور میری ہمدردی کرنی چاہئے کہ میں اللہ کی رضا پانے کے لئے آپ لوگوں ہی کے لئے لکھتا ہوں کہ میرے مدنی بیٹے اور مدنی بیٹیاں ان کتابوں کو پڑھیں اور اپنی آخرت کی بہتری کا سامان کریں۔ اللہ پاک ہمیں اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ مکتبۃُ المدینہ سے Print ہونے والے کُتب و رَسائل پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

(مدنی مذاکرہ، 23 جمادی الاُولیٰ 1441ھ) (ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوال المکرم 1441ھ)

کتاب لکھنے کی احتیاطیں

تصنیف و تالیف کے ذریعے دین کا پیغام لوگوں تک پہنچانا یہ ایک پُرانا طریقہ ہے، یہ جس قدر اہم ہے اِسی قدر مشکل بھی ہے۔ تحریری کام میں کئی طرح کی احتیاطوں کی اَشَد ضرورت ہے اس حوالے سے چند باتیں عرض کرتا ہوں:

❀ دینی کتاب، رسالہ یا مضمون لکھنے میں ہمیشہ اللہ پاک کی رضا کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے، نام و نمود اور شہرت کی تمنّا نہ رکھی جائے۔ حُبِّ جاہ سے بچتے ہوئے کتاب پر اپنا نام لکھنا اگرچہ جائز ہے لیکن اصل مقصود اللہ پاک کی رضا کا حصول ہونا چاہئے۔ لکھتے ہوئے یہ خوف ہونا

www.dawateislami.net

چاہئے کہ میں نے جو کچھ لکھا ہے کہیں اس کے سبب آخرت میں پھنس نہ جاؤں۔ تحریر کے معاملے میں اِخلاص کا معاملہ بھی نہایت نازک ہے، نفس و شیطان انسان کو مختلف طریقوں سے ریاکاری اور اپنی واہ واہ کے شوق میں مبتلا کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ ❀ یاد رکھئے! آیات اور احادیثِ مبارکہ کی اپنی مرضی سے تفسیر و شَرح کرنا حرام ہے، صرف مُفسّرِین و شارِحین کی رائے نقل کی جائے۔ یونہی شرعی مسائل لکھنے میں بھی نہایت احتیاط کی ضرورت ہے کہیں کوئی گناہِ جاریہ کی صورت نہ بَن جائے۔ ❀ بعض مُصنِّفین کی تحریروں میں شرعی اَغلاط پائی جاتی ہیں، کم و بیش 20 سال پہلے انہی باتوں کو دیکھتے ہوئے غالباً 2000ء میں ہم نے مجلس تفتیشِ کتب و رسائل بنائی تھی تاکہ مُصنفین اپنی کُتب کی شرعی تفتیش کرواسکیں۔ ❀ اپنی تحریر میں غیر محتاط الفاظ کا اِنتخاب، دِلی جذبات کی تائید نہ ہونے کے باوجود عاجزی پر مشتمل فِقرات لکھنا اور جھوٹی مبالغہ آرائی سے کام لینا آخرت میں گرفت کا سبب بن سکتا ہے۔ ہمارے بُزرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم الفاظ کے اِستعمال میں بہت محتاط ہوتے تھے، اِحیاءُ العُلوم کی تیسری جلد میں ہے: حضرتِ میمون بن ابو شبیب رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں بیٹھا خط لکھ رہا تھا کہ ایک حرف پر آکر رُک گیا کہ اگر یہ لفظ لکھ دیتا ہوں تو خط خوبصورت ہو جائے گا لیکن جھوٹ سے دامن نہیں بچا سکوں گا۔ پھر میں نے وہ لفظ چھوڑنے کا عَزْم کرلیا کہ بھلے میرا خط خوبصورت نہ ہو مگر میں یہ لفظ نہیں لکھوں گا۔ (احیاء العلوم، 3/169) یہ تو ہمارے بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کی تحریر میں اِحتیاطیں تھیں لیکن آج کل کے بعض مَضامین اور آرٹیکلز میں سچ اور جھوٹ کی پَروا نہیں کی جاتی، ایسا لکھنے سے بہتر ہے انسان قلم رکھ دے۔ ❀ نعت شریف، منقبت اور نظم وغیرہ لکھنے میں مزید اِحتیاط کی حاجت ہے کیونکہ اس میں کلام کا وزن برابر رکھنے، ردیف و قافیہ نبھانے کے لئے کئی دفعہ

www.dawateislami.net

غیر شرعی یا غیر مُحتاط اَشعار بھی مُرتَّب ہو جاتے ہیں، لہٰذا سلامتی و عافیت اسی میں ہے کہ جو مضبوط عالمِ دین، فنِّ شاعری میں ماہر اور ذخیرۂ الفاظ کا حامل نہ ہو وہ حمد و نعت وغیرہ منظوم کلام مُرتَّب کرنے کی کوشش نہ کرے۔ اس میدان میں بڑے بڑے شُعرا جن میں نعت گو شاعر بھی شامل ہیں انہوں نے ٹھوکریں کھائی ہیں اور ایسی ایسی شرعی غلطیاں چھوڑ کر دُنیا سے رُخصت ہوئے ہیں کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ لکھنے والوں نے ان کی مثالیں تک لکھی ہیں کہ فلاں اتنا بڑا شاعر تھا، اتنے اتنے کلام لکھے، نعتیں بھی کہیں مگر یہ یہ غلط بات لکھ گیا۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! میری تمام تحریروں کی شرعی تفتیش ہوتی ہے یہاں تک کہ میں ایک پمفلٹ بھی لکھتا ہوں تو اس کی شرعی تفتیش کرواتا ہوں، اشعار لکھوں تو ان کی شرعی اور فنّی دونوں قسم کی تفتیش کرواتا ہوں۔ اللہ کریم ہمیں تحریر میں حُبِّ جاہ و رِیاکاری اور شرعی و اخلاقی غلطیوں کی آفتوں سے بچائے اور صرف وہی بات لکھنے کی توفیق عطا فرمائے جو اُس کو راضی کرنے کا سبب بنے۔[1] اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّین صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ جولائی 2021ء)

دعوتِ اسلامی کا کیا ہوگا!

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ سے مدنی مذاکرے (15 شعبانُ المعظم 1440ھ بمطابق 20 اپریل 2019ء) میں سوال ہوا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں: "جب تک آپ (یعنی امیرِ اہلِ سنّت) موجود ہیں تب تک دعوتِ اسلامی چلتی رہے گی، اس کے بعد نگران صاحبان اور اراکینِ شوریٰ وغیرہ سب بکھر جائیں گے اور

---

1 ... یہ مضمون 6 رمضانُ المبارک 1442ھ کی شب مطابق 18 اپریل 2021ء کو نمازِ تراویح کے بعد ہونے والے مدنی مذاکرے کی مدد سے تیار کر کے امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کو دکھا کر ضرور تاً ترمیم کر کے پیش کیا جا رہا ہے۔

www.dawateislami.net

پھر نہ جانے کیا ہو گا! اس کی کیا حقیقت ہے؟" آپ دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے جواب میں فرمایا: بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ میرے مرنے کے بعد دعوتِ اسلامی ختم ہو جائے گی، اِن شاءَ اللہ ایسا نہیں ہو گا۔ اَلحمدُ لِلّٰہ میں نے اپنی اولاد اور تمام دعوتِ اسلامی والوں کو مرکزی مجلسِ شُوریٰ کی اطاعت کرنے کی تاکید کی ہے اور بارہا مدنی مذاکروں میں اور بڑی راتوں کے اِجتماعات میں یہ اِعلانات بھی کئے ہیں کہ ہم نے دعوتِ اسلامی میں مرکزی مجلسِ شُوریٰ کے ماتحت رہ کر ہی مدنی کام کرنا ہے، مرکزی مجلسِ شوریٰ کی مخالفت نہیں کرنی۔ دعوتِ اسلامی کوئی دُکان یا تَرکہ (یعنی وِراثت) نہیں ہے جو میرے مرنے کے بعد میری اولاد میں تقسیم ہو گا بلکہ دعوتِ اسلامی میں جو کام کرے گا اس کو سلام ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے مرکزی مجلسِ شوریٰ کام کر رہی ہے اور یہ کرتی رہے گی۔ مرنا سب کو ہے اگر کسی کے انتقال سے دین کا کام رُک جاتا تو کائنات کی سب سے بڑی ہستی کہ جن کی بدولت ہمیں اسلام مِلا یعنی ہمارے مکی مَدَنی آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ظاہری پردہ فرمانے کے باوجود دین کا کام نہیں رُکا تو الیاس قادری کس حساب میں ہے! اس کے مرنے سے کیا ہوتا ہے! جو میرے لئے دین کا کام کرتا ہے آج سے ہی اس کو خدا حافظ! اور جو اللہ کے لئے دین کا کام کرتا ہے وہ آج بھی کرے اور میرے مرنے کے بعد بھی کرے، یہ نہ سوچے کہ الیاس قادری چلا جائے گا تو یوں ہو جائے گا یا الیاس قادری کے بعد کیا ہو گا؟ یہ سب شیطانی وسوسے ہیں ان سے ہم سب کو بچنا چاہئے۔ جیتے جی بھی تو کچھ ہو سکتا ہے، ایسی کئی تحریکیں ہوتی ہیں کہ جن کے قائدین زندہ اور صحت مند ہوتے ہیں مگر ان کی تحریکیں ختم ہو جاتی ہیں۔ بہر حال یہ میری وصیت ہے کہ میرے مرنے کے بعد بھی آپ نے دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شُوریٰ کو ہی فوقیت دینی ہے، یہ جس طرح چاہے اُسی طرح دعوتِ اسلامی کے ذریعے دین

www.dawateislami.net

کی خدمت کرنی ہے، مرکزی مجلسِ شُوریٰ سے کبھی بھی غداری نہیں کرنی اور جو مرکزی مجلسِ شوریٰ کی مُخَالَفت کرے اُس کا ساتھ بھی نہیں دینا ہے۔ اللہ پاک خائنین کی نظرِ بَد سے میری دعوتِ اسلامی کو، میرے دعوتِ اسلامی والوں کو اور میری لاڈلی مرکزی مجلسِ شوریٰ کو محفوظ رکھے اور ان سب کو اخلاص کے ساتھ دین کی خوب خدمت کرنے کی سعادت بخشے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّین صلَّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　　اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہو

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوال المکرم 1440ھ)

میری داڑھی کیسے نکلی؟ (حکایت)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: برسوں پرانا واقِعہ ہے، سندھ، پاکستان کے ایک شہر ”نواب شاہ“ میں ایک 17 سالہ اسلامی بھائی کی گھنی داڑھی دیکھ کر میں نے تَعَجُّب کا اظہار کیا، اس پر اُنہوں نے اِنکِشاف کیا کہ میں چہرے پر دُنبی کا دُودھ لگایا کرتا تھا۔ میں نے مارچ 2017ء میں اُس اسلامی بھائی سے رابطہ کرکے تصدیق چاہی تو اُنہوں نے بتایا کہ آپ 94-1993ء میں جب ”نواب شاہ“ آئے تھے، یہ اُس وقت کا واقِعہ ہے، اب میری عمر 41 سال ہو چکی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں 10 برس کی عمر سے مَدَنی ماحول میں آ گیا تھا اور عمامہ شریف بھی سجا لیا تھا۔ میری داڑھی نہیں نکل رہی تھی، ہمارے گھر پر ایک صاحِب دودھ دینے کے لئے آتے تھے، ہم اُن کو ”چاچا حاجی“ کہا کرتے تھے۔ اُنہوں نے مجھے عمامہ شریف میں دیکھ کر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا: تُم بکری یا دُنبی کا کچّا دودھ چہرے پر لگا لیا کرو۔ اِنْ شَآءَ اللہ داڑھی نکل آئے گی۔ تو میں نے کہا: دودھ بھی آپ ہی لا کر دیجئے۔ چُنانچہ وہ جب

جب بکری یا دُنبی کا دودھ لے آتے، میں سونے سے پہلے داڑھی اُگنے کی جگہ پر لگا لیتا اور فجر کیلئے اُٹھتا تو منہ دھو لیا کرتا۔ میں نے کئی دَفعہ ایسا کیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دودھ لگاتے رہنے سے آخر کار میری داڑھی بھی نکل آئی اور گھنی بھی ہو گئی۔(ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب المرجب 1438ھ)

اللہ پاک سے عافیت مانگئے

کروڑوں حَنبلیوں کے پیشوا حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ میں قراٰنِ کریم یاد کرتا رہتا تھا، پھر جب علمِ حدیث کی طرف مائل ہوا تو اس علم میں میری مشغولیت بڑھ گئی اور میں نے اپنے آپ سے کہا کہ قراٰنِ پاک کب یاد کروں گا؟ تو میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ یا اللہ! حفظِ قراٰنِ کریم کی سعادت عطا کر کے مجھ پر احسان فرما۔ مگر اس وقت "عافِیَت" کے الفاظ نہیں کہے تھے، (دعا تو قبول ہوئی مگر اس کی قبولیت کی صورت یوں بنی کہ) جب مجھے قید کیا گیا تو اس دوران میں نے قراٰنِ کریم یاد کر لیا۔ لہٰذا اللہ پاک سے جب تم کسی حاجت کا سوال کرو تو ساتھ میں عافیت بھی مانگا کرو۔(مناقب امام احمد، ص57)

اے عاشقانِ رسول! عافیت کا مطلب ہے سلامتی۔ لہٰذا، مثلاً اللہ پاک سے نوکری کے لئے دعا کرنی ہے تو اس طرح دعا مانگئے کہ یا اللہ پاک! فلاں نوکری اگر میرے حق میں بہتر ہو تو مجھے عافیت و سلامتی کے ساتھ وہ نوکری ملے۔

ربِّ کریم سے صرف عافیت ہی مانگنے کی اہمیت کے متعلق 4 فرامینِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: (1) اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی: اے اللہ کے رسول! سب سے افضل دعا کون سی ہے؟ اِرشاد فرمایا: اپنے رب سے عافیت اور دنیا و آخرت کی بھلائی مانگو۔ دوسرے دن حاضر ہو کر پھر اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! سب سے افضل دعا کون سی ہے؟ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

www.dawateislami.net

نے اسی کی مِثْل (یعنی پہلے دن جو جواب عطا فرمایا تھا اسی طرح کا) جواب اِرشاد فرمایا۔ اس شخص نے تیسرے دن حاضر ہو کر پھر وہی سوال کیا، رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے پھر اس کی مثل جواب دے کر ارشاد فرمایا: جب تجھے دنیا و آخرت میں عافیت مل جائے تو تُو کامیاب ہو گیا۔ (ترمذی، 5/305، حدیث: 3523) (2) اللہ پاک سے عافیت کا سوال کرنا اسے زیادہ محبوب (یعنی پیارا) ہے۔ (ترمذی، 5/306، حدیث: 3526) (3) اللہ پاک سے عَفْو و عافیت کا سوال کیا کرو کیونکہ یقین (یعنی ایمان و دین میں سمجھ بُوجھ) کے بعد کسی کو عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔ (ترمذی، 5/327، حدیث: 3569۔ مرقاۃ المفاتیح، 5/349) (4) بندہ اس (دعا): "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْمُعَافَاۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ" (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا سُوال کرتا ہوں) سے افضل کوئی دُعا نہیں مانگتا۔ (ابن ماجہ، 4/273، حدیث: 3851)

حکیمُ الْاُمّت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مُعافات میں جسمانی، روحانی، نفسانی، شیطانی تمام آفتوں سے سلامَتی شامل ہے۔ (نیز) صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ عافیت اسی میں ہے جس میں رب راضی ہے، لہٰذا حضورِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا خیبر میں زہر کھا لینا، فاروقِ اعظم کا مُصلّائے مُصطفٰے پر خنجر کھا کر شہید ہونا، عثمانِ غنی کا قرآن پڑھتے ہوئے ذبح ہو جانا، امامِ حسین کا بے آب و دانہ مثلِ پروانہ، شمعِ مُصطَفَوی پر نثار ہو جانا، عافیت ہی تھا۔ لہٰذا ربِّ کریم سے وہ عافیت مانگو جو اس کے علم میں ہمارے لیے عافیت ہے نہ وہ جو ہمارے علم میں ہمارے لیے عافیت ہو۔ (مراۃ المناجیح، 3/297، 4/74) اللہ پاک ہمیں دونوں جہاں میں عافیت و سلامتی عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النّبِیّیٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم (ماہنامہ فیضانِ مدینہ دسمبر 2021ء)

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

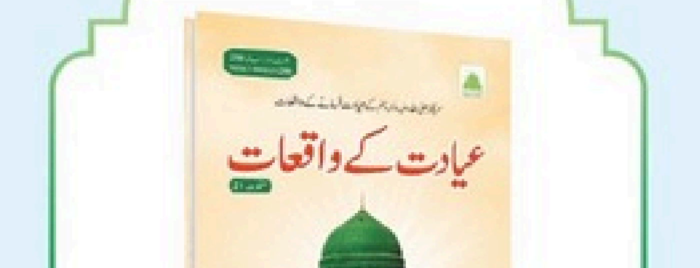

978-969-722-330-5
01082258

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net